ایگریکلچر مارکیٹنگ راؤنڈ اَپ

اکتوبر- 2007

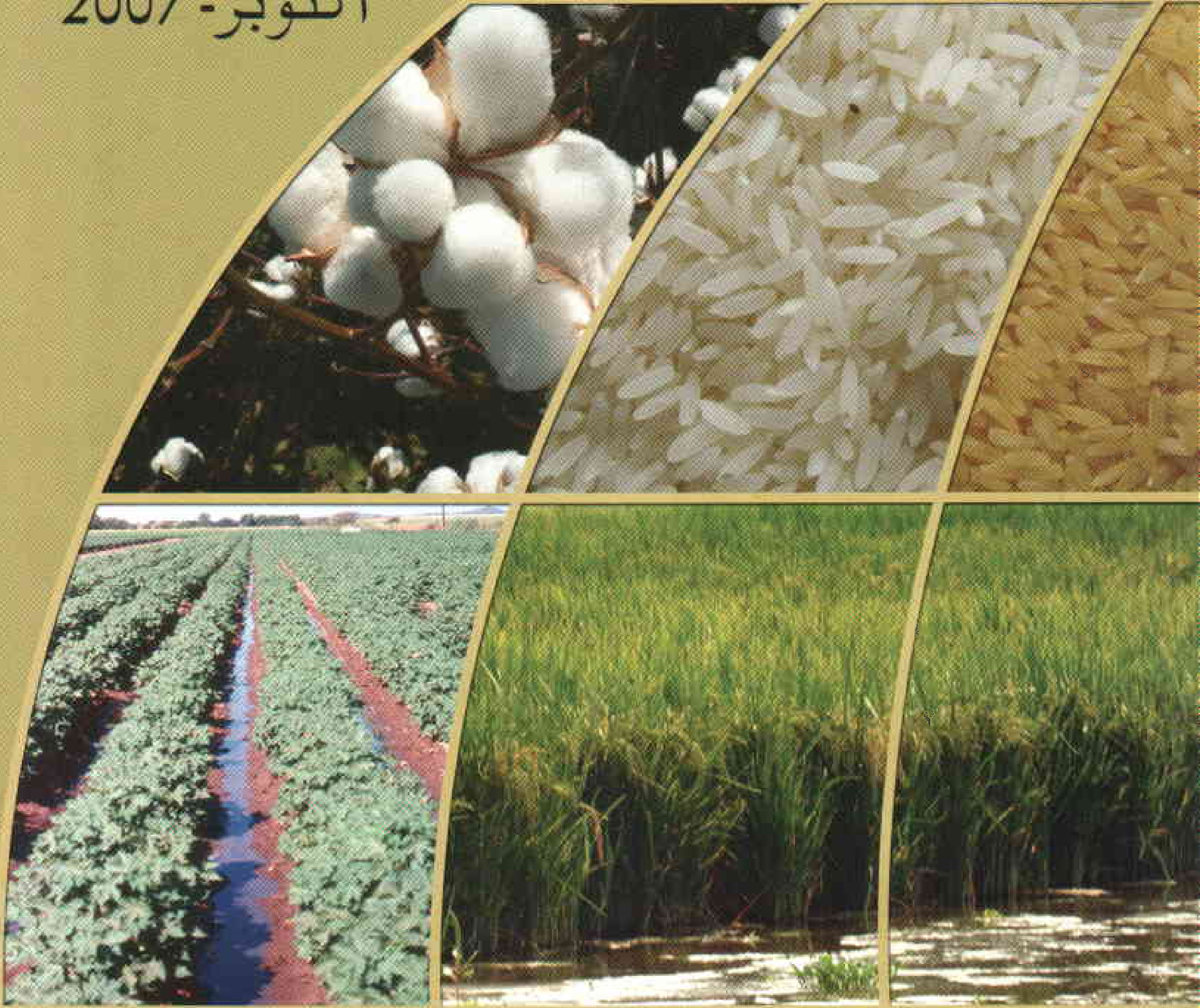

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

نظامتِ زراعت (معاشیات وتجارت) پنجاب۔
21-ڈیوس روڈ، لاہور۔فون: 042-9201094, 9200754

کپاس

کی صاف چنائی ذخیرہ اور ترسیل

آلائشوں سے پاک اور معیاری کپاس پیدا کرنے پر کاشتکاروں کیلئے منتخب جننگ فیکٹریوں میں
50 روپے فی من اضافی قیمت کا اعلان

سفارشات:

چنائی

- چنائی اس وقت شروع کرنی چاہئے جب 50 فیصد سے زیادہ ٹینڈے پوری طرح پک کر کھل جائیں تاکہ اعلیٰ معیاری کپاس دستیاب ہو سکے۔
- چنائی شروع کرنے کا موزوں ترین وقت صبح 10:00 بجے کے بعد کا ہوتا ہے۔ جس وقت کھلے ٹینڈوں پر سے رات کی شبنم اڑ جائے تاکہ کپاس بدرنگ نہ ہونے پائے اور نمی کی وجہ سے جننگ کے دوران مشکلات کا سامنا بھی نہ ہو۔
- چنائی کرنے والی عورتوں کے بال سوتی دوپٹہ سے اس طرح باندھیں کہ بال گر کر چنی ہوئی پھٹی میں شامل نہ ہونے پائیں۔
- چنائی پودے کے نچلے حصے سے شروع کریں اور بتدریج اوپر کو چنائی کرتے جائیں تاکہ نیچے کے کھلے ہوئے ٹینڈے اوپر کے ٹینڈوں کی پتیوں، شاخوں یا کسی دوسری چیز کے گرنے سے آلودہ نہ ہوں۔
- چنائی کے دوران چنی ہوئی پھٹی کو صاف اور خشک کپڑے پر رکھا جائے اور اس کے بعد خشک جگہ پر اکٹھا کیا جائے تاکہ پھٹی آلودگی سے محفوظ رہ سکے۔
- کپاس کی دو چنائیوں کا درمیانی وقفہ کم از کم 15 سے 20 دن ہونا چاہیے۔ جلدی چنائی کرنے سے غیر معیاری اور کچا ریشہ حاصل ہوتا ہے۔ ایسی روئی کی قدر و قیمت مقامی اور عالمی منڈی میں کم ہو جاتی ہے۔
- کپاس کو صرف کپاس کے سوت سے بنے ہوئے کپڑے کے بوروں میں ہی رکھیں۔ سلائی کیلئے صرف سوتی ڈوری استعمال کی جائے۔ یاد رکھیں پٹ سن کے بورے، پٹ سن کے سیبے اور پولی پروپلین کے بوروں کا استعمال قانوناً جرم ہے۔
- سوتی بوروں میں روئی بھرنے سے پہلے ناکارہ اور نیم پختہ ٹینڈوں و دیگر آلائشوں کو نکال دینا چاہیے تاکہ روئی کا معیار بہتر ہو سکے۔
- چنائی کرنے والوں کو اجرت پھٹی کی مقدار کے ساتھ ساتھ اس کی صفائی اور ستھرائی کی بنیاد پر دی جائے یا تربیت یافتہ سپروائزر کے زیر نگرانی اجرت دی جائے تاکہ چنائی کرنے والے پھٹی کے معیار پر زیادہ توجہ دیں اور صرف مقدار کو اجرت کی کسوٹی نہ بنائیں۔
- چنی ہوئی کپاس میں نمی، کچے ٹینڈے، ٹینڈوں کے ٹکڑے، رسیاں، سوتلی، بال وغیرہ ہرگز شامل نہ ہونے دیں۔ اگر ہوں تو گودام میں لے جانے سے پہلے
- یہ تمام اشیاء ہاتھ سے چن کر نکال دیں۔
  بادل ہونے کی صورت میں چنائی نہ کی جائے۔

ذخیرہ

- کپاس کی چنائی کرنے کے بعد اسے صاف ستھری اور اونچی جگہ پر رکھیں۔
- کپاس کی آخری چنائی کی پھٹی علیحدہ رکھنی چاہیے کیونکہ وہ اعلیٰ معیار کی نہیں ہوتی۔ اگر یہ پھٹی پہلی چنائیوں میں ملا دی جائے تو تمام پھٹی کا معیار گر جائے گا۔
- کپاس کی مختلف اقسام کو علیحدہ علیحدہ رکھا جائے۔
- پھٹی کیلئے گودام بالکل خشک، صاف اور ہوادار ہونے چاہئیں۔
- پھٹی کے بڑے بڑے ڈھیر نہ لگائیں پھٹی کا ایک ڈھیر 100 من سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔
- اگر پھٹی کے ڈھیر کھلے آسمان کے نیچے لگائے گئے ہوں تو بارش کی صورت میں اس کو ترپال سے ڈھانپ دیں۔ جب بارش بند ہو جائے تو ترپال اتار دیں۔
- کپاس کو زیادہ دیر تک گودام میں بند رکھا جائے کیونکہ اس سے کپاس کی کوالٹی متاثر ہوتی ہے۔

ترسیل

- کپاس کی ترسیل صرف اور صرف سوتی کپڑے کے بوروں میں کریں۔ پٹ سن کا بورا، پٹ سن کا سیبا اور پولی پروپلین کا بورا استعمال کرنا جرم ہے۔
- کپاس کی ترسیل اگر ٹرالی میں کرنی ہو تو ٹرالی اچھی طرح سوتی کپڑے سے ڈھانپ لیں اور اطراف میں لوہے کی جالی استعمال کریں۔
- کپاس کی سٹوریج اور ترسیل کے دوران سگریٹ نوشی سے مکمل پرہیز کریں تاکہ آگ لگنے کے حادثے کا امکان نہ رہے اور سگریٹ کے ٹوٹے کپاس کو آلودہ نہ کریں۔

کپاس کے کاشتکاران سفارشات پر عمل کرکے مقامی طور پر زیادہ قیمت حاصل کریں اور معیاری کپاس کی برآمد سے ملک کیلئے زیادہ زرمبادلہ کے حصول میں اپنا قومی کردار ادا کریں

گندم

گندم ہماری زرعی اجناس میں نہایت اہم ہے۔ پاکستانی عوام کی بنیادی خوراک ہونے کی وجہ سے ملک کے ہر علاقے میں کاشت کی جاتی ہے۔ اس اہمیت کی بناء پر عوام کی سالانہ ضرورت کے علاوہ ایک مخصوص مقدار مشکل حالات سے نبرد آزما ہونے کیلئے ذخیرہ بھی کی جاتی ہے۔ اس سال گندم کی پیداوار گذشتہ سال کے مقابلہ میں **10.5** فیصد زائد حاصل ہوئی۔ اپریل میں نئی فصل کے آتے ہی گندم کی قیمت منڈی میں کم ہو جاتی ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑھنا شروع ہو جاتی ہے۔ گندم کا رقبہ بنیادی خوراک کے باعث باقی تمام فصلوں سے زیادہ کاشت کیا جاتا ہے۔ اس کی کاشت بارانی اور نہری علاقوں میں بالترتیب اکتوبر اور نومبر میں شروع ہوتی ہے اسسال زیادہ قیمتیں ہونے اور زیادہ بارشوں کی وجہ سے بارانی علاقوں میں گندم کے زیر کاشت رقبہ میں اضافہ کی توقع ہے۔ جس کے باعث گندم کی آئندہ سال پیداوار میں بھی اضافہ متوقع ہے۔ محکمہ خوراک گندم کی قیمتوں کو مستحکم رکھنے کے لیے ہر سال گندم ذخیرہ کرتا ہے۔ جو ستمبر کے بعد فلور ملوں کو اُن کی گنجائش کے مطابق فروخت کرتا ہے۔ جس سے زمینداروں کو فصل کی برداشت کے وقت مناسب قیمت مل جاتی ہے اور مڈل مین کا کردار کم ہونے کے باعث صارف کو بھی گندم کی مصنوعات مناسب قیمت پر میسر رہتی ہیں۔ اس کے باوجود بھی کچھ منافع خور عناصر گندم کی ناجائز برآمد کر کے ملک کے اندر اس کی رسد اور طلب کو غیر متوازن کر دیتے ہیں جیسا کہ اس سال ہوا اور لوگوں کو گندم اور آٹے کی زیادہ قیمتوں کی وجہ سے پریشانی کا سامنا کرنا پڑا اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے گورنمنٹ نے گندم کی برآمد پر پابندی عائد کر دی تا کہ اس کی قیمتیں اعتدال پر رہیں۔ اس سال بھی محکمہ خوراک نے **26** ملین ٹن گندم ذخیرہ کرنے کا عندیہ دیا ہے۔ درج ذیل گراف میں اسسال اور گذشتہ سال میں گندم کی قیمتوں کا موازنہ دکھایا گیا ہے۔

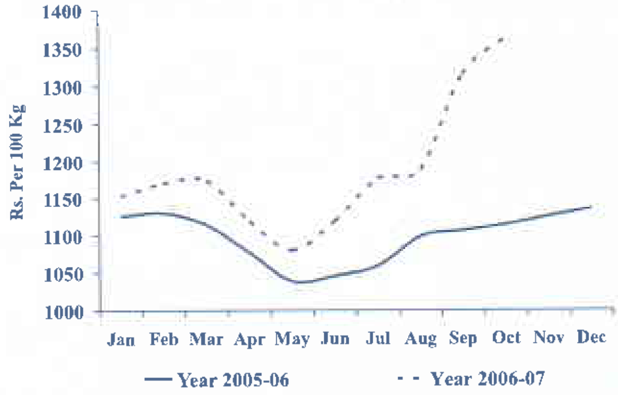

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں اکتوبر کے مہینہ میں گندم کی اوسط قیمت **1361** روپے فی کوئنٹل رہی۔ جو کہ گذشتہ ماہ ستمبر کی **1314** روپے فی کوئنٹل قیمت سے **3.61** فیصد زیادہ ہے۔ جبکہ گذشتہ سال ماہ اکتوبر کی قیمتوں کی نسبت **22.76** فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔ گندم کی بڑی مقدار برآمد ہونے کی بناء پر مقامی منڈیوں میں رسد طلب کے مقابلہ میں کم ہو گئی اور قیمت بڑھنا شروع ہو گئی گندم اور اسکی تیار کردہ مصنوعات کی قیمت کو اعتدال پر رکھنے کیلئے حکومت نے انکی برآمد پر پابندی عائد کر دی ہے۔ گندم کی قلت ہونے کی وجہ سے آئندہ ماہ گندم کی قیمتیں زیادہ رہنے کا امکان ہے۔ درج ذیل گوشوارے میں گندم کی ماہ اکتوبر، گذشتہ ماہ ستمبر اور گذشتہ سال اکتوبر کی قیمتیں دی گئی ہیں۔

تھوک قیمت فی کوئنٹل

منڈی	اکتوبر (2007) کی قیمتیں	ستمبر (2007) کی قیمتیں	اکتوبر (2006) کی قیمتیں	اکتوبر 2007 کی قیمتوں کا ستمبر 2007 سے موازنہ	اکتوبر 2006 کی قیمتوں کا اکتوبر 2007 سے موازنہ
لاہور	1435	1410	1124	1.77	27.67
فیصل آباد	1325	1323	1122	0.15	18.09
سرگودھا	1379	1285	1112	7.32	24.01
ملتان	1388	1309	1093	6.04	26.99
گوجرانوالہ	1257	1224	1088	2.70	15.33
اوکاڑہ	1342	1322	1081	1.51	24.18
راولپنڈی	1388	1336	1175	3.89	18.13
رحیم یارخان	1376	1302	1076	5.68	27.88
اوسط	1361	1314	1109	3.61	22.76

مکئی

مکئی پاکستانی معیشت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔انسانوں اور جانوروں کی خوراک کا اہم جزو ہونے کے باعث یہ ملک کے تمام صوبوں میں کاشت کی جاتی ہے۔لیکن مکئی کی پیداوار کا مجموعی طور پر 99 فیصد صوبہ پنجاب اور سرحد سے حاصل ہوتا ہے۔صوبہ پنجاب کا ملکی پیداوار میں حصہ 52 فیصد ہے۔جو چند سال پہلے 42 فیصد تھا۔پنجاب کے پیداواری حصے میں اضافہ منڈی میں اس کی بڑھتی ہوئی طلب کو ظاہر کرتا ہے۔جس کو ترقی دادہ ہائبرڈ اقسام سے پورا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔مکئی کی خریف کی فصل منڈی میں آنا شروع ہوگئی ہے جو نومبر دسمبر تک منڈی میں آتی رہے گی مگر بین الاقوامی منڈی میں خوردنی تیل (پام آئل) کی قیمتوں میں بے انتہا اضافہ کی وجہ سے مقامی کاروباری اور مل مالکان حضرات منڈی سے مکئی کی خرید زیادہ کررہے ہیں جبکہ فیڈ میں استعمال ہونے والی دوسری فصلیں جیسا کہ جوار، باجرہ، چاول ٹوٹا اور گندم کی قیمتیں زیادہ ہونے کی وجہ سے فیڈ ملوں نے بھی مکئی کی خرید بڑھادی ہے۔مزید یہ کہ اس سال مکئی کی پیداوار میں کمی کی بھی خبریں ہیں۔اس طرح اگلے مہینوں میں مکئی کی قیمتوں میں مزید اضافہ متوقع ہے۔درج ذیل گراف میں امسال اور گذشتہ سال کی قیمتوں کے مابین فرق دکھایا گیا ہے۔

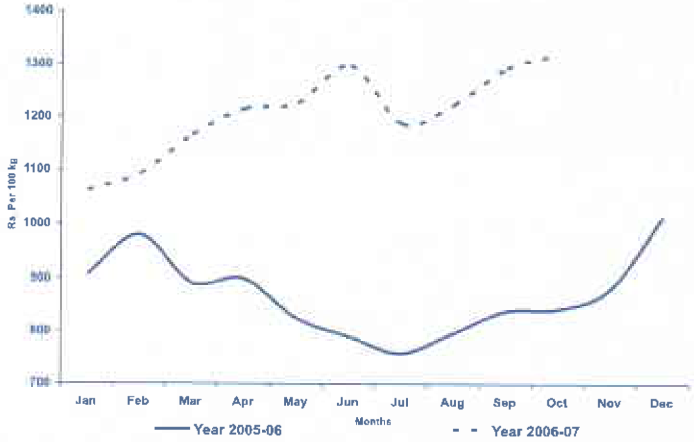

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں اکتوبر کے مہینہ میں مکئی کی اوسط قیمت 1322 روپے فی کوئنٹل رہی۔جو کہ گذشتہ ماہ کی 1296 روپے فی کوئنٹل قیمت سے 2.02 فیصد زیادہ ہے۔جبکہ گذشتہ سال ماہ اکتوبر کی قیمتوں کی نسبت 57.19 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔

تھوک قیمت فی کوئنٹل

منڈی	اکتوبر (2007) کی قیمتیں	ستمبر (2007) کی قیمتیں	اکتوبر (2006) کی قیمتیں	اکتوبر 2007 کی قیمتوں کا ستمبر 2007 سے موازنہ	اکتوبر 2006 کی قیمتوں کا اکتوبر 2007 سے موازنہ
لاہور	1188	1125	825	5.60	44.00
فیصل آباد	1360	1375	833	-1.09	63.27
سرگودھا	1369	1453	795	-5.78	72.20
ملتان	1656	1552	888	6.70	86.49
گوجرانوالہ	1139	1175	830	-3.06	37.23
اوکاڑہ	1278	1119	865	14.21	47.75
راولپنڈی	1263	1275	844	-0.94	49.73
رحیم یار خان	1325	1295	850	2.32	55.88
اوسط	1322	1296	841	2.02	57.19

چاول سپر باسمتی

پاکستان میں گندم کے بعد چاول سب سے زیادہ بطور خوراک استعمال ہوتا ہے اور کم وبیش ہر اہم تقریب میں دستر خوان پر پایا جاتا ہے۔ جبکہ عالمی سطح پر چاول بطور بنیادی خوراک سب سے زیادہ کھایا جاتا ہے۔ پاکستان میں باسمتی چاول کی کل پیداوار کا زیادہ تر حصہ صوبہ پنجاب سے حاصل کیا جاتا ہے۔ صوبہ پنجاب میں کالر کے علاقے کے کچھ اضلاع کی آب وہوا اور زمین مخصوص خوشبودار چاول پیدا کرنے میں مشہور ہیں اور اسی مخصوص خوشبو اور منفرد ذائقہ کی بناء پر پاکستانی باسمتی چاول بین الاقوامی منڈی میں ایک خاص پہچان رکھتا ہے۔ اس کی برآمد سے سالانہ لاکھوں روپے کا زرمبادلہ حاصل کیا جاتا ہے۔ درج ذیل گراف میں رواں سال اور گذشتہ سال کے دوران باسمتی چاول کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

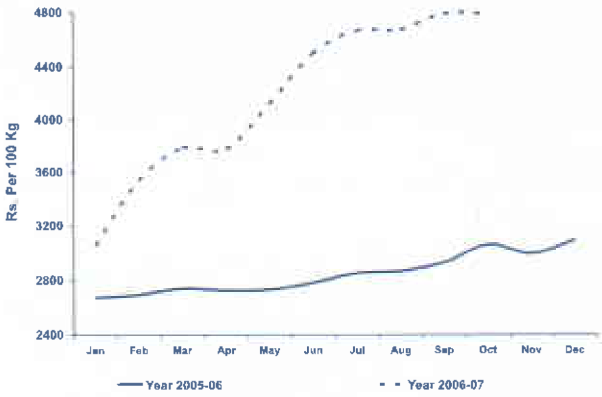

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں اکتوبر کے مہینہ میں گزشتہ ماہ ستمبر کی نسبت سپر باسمتی کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی دیکھنے میں نہیں آئی۔ جو کہ **4780** روپے فی کوئنٹل رہی ہے جو کہ گزشتہ سال اکتوبر کی قیمتوں سے **67.98%** زیادہ ہیں۔ پچھلے دو سالوں سے چاول کی قیمتیں نہایت کم رہی تھیں۔ گذشتہ سال بین الاقوامی پیداوار کم ہونے کی وجہ سے بین الاقوامی منڈی میں چاول باسمتی کی قیمتیں بڑھ گئیں اور پاکستانی برآمد کنندگان نے چاول برآمد کر کے خاطر خواہ زرمبادلہ کمایا۔ لیکن یہ قیمتیں اس وقت بڑھی تھیں جب کسان اپنی فصل فروخت کر چکا تھا۔ اس طرح ان قیمتوں کے بڑھنے کا کسان برادری کو کوئی فائدہ حاصل نہ ہوا۔ پچھلے سال زیادہ قیمتیں ہونے کی وجہ سے چاول کے زیر کاشت رقبہ میں اضافہ متوقع تھا۔ لیکن یہ اضافہ نہ ہوسکا کیونکہ اس وقت کماد کی ستمبر کاشت ہو چکی تھی اور خریف کی فصل بھی مکمل ہو چکی تھی۔ لہذا زمیندار چاول کے زیر کاشت رقبہ میں اضافہ نہ کر سکے اور پیداوار میں بھی پچھلے سال کی نسبت خاطر خواہ اضافہ نہ ہوسکا۔ لہذا اس بات کا امکان ہے کہ نومبر دسمبر میں چاول کی بھرپور نئی فصل آنے پر اس کی قیمتوں میں معمولی کمی آنے کا امکان ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں سپر باسمتی کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

تھوک قیمت فی کوئنٹل

منڈی	اکتوبر (2007) کی قیمتیں	ستمبر (2007) کی قیمتیں	اکتوبر (2006) کی قیمتیں	اکتوبر 2007 کی قیمتوں کا ستمبر 2007 سے موازنہ	اکتوبر 2006 کی قیمتوں کا اکتوبر 2007 سے موازنہ
لاہور	4650	4635	3200	0.32	45.31
فیصل آباد	4292	4292	2920	0.00	46.99
سرگودھا	4402	4391	2988	0.25	47.32
ملتان	4771	4813	3010	-0.87	58.50
گوجرانوالہ	4454	4375	2967	1.81	50.12
اوکاڑہ	4900	4900	2430	0.00	101.65
راولپنڈی	5405	5417	2850	-0.22	89.65
رحیم یارخان	5367	5408	2400	-0.76	123.63
اوسط	4780	4779	2846	0.03	67.98

چاول اری

چاول اری ملکی برآمدات میں اہم شمار ہوتا ہے اور اسکی سالانہ اوسط پیداوار تقریباً 1.9 ملین ٹن ہے۔ اسکی فی ایکڑ پیداوار باسمتی چاول سے زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن باسمتی چاول کے مقابلہ میں نسبتاً کم قیمت ہونے کی بناء پر پنجاب میں بہت کم اور زیادہ تر صوبہ سندھ میں کاشت کیا جاتا ہے۔ جب کہ صوبہ پنجاب اور بلوچستان بالترتیب پیداواری لحاظ سے دوسرے اور تیسرے درجہ پر ہیں۔ ان دنوں دھان کی نئی فصل منڈی میں آرہی ہے۔ لیکن طلب کے بڑھنے کے باعث اور گزشتہ سال چاول کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ کے باعث اس سال دھان کی قیمتیں پچھلے سال کی نسبت 50 سے 80 فیصد زیادہ دیکھنے میں آئی ہیں۔ تاہم نئی فصل کی آمد کی وجہ سے چاول کی قیمتوں میں گذشتہ ماہ کی نسبت معمولی کمی کا امکان ہے۔ چاول باسمتی 386 جو ممنوعہ ورائٹی ہے جو شکل وصورت کے لحاظ سے باسمتی سپر سے ملتی جلتی ہے لیکن کوالٹی اور قیمت کے لحاظ سے باسمتی سپر سے گھٹیا ہے۔ اس وجہ سے اس کی ملاوٹ باسمتی سپر میں با آسانی ہو سکتی ہے۔ لہٰذا ایکسپوٹر حضرات کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ اس کی ملاوٹ سے گریز کریں تاکہ بین الاقوامی مارکیٹ میں ملکی ساکھ کو نقصان نہ پہنچے۔ اب اری دھان کی فصل منڈی میں آنا شروع ہو گئی ہے۔ جس وجہ سے اری چاول کی قیمتیں کم ہو گئی ہیں اور آئندہ ماہ بھی کم رہنے کی توقع ہے۔ درج ذیل گراف میں چاول اری کی اس سال اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

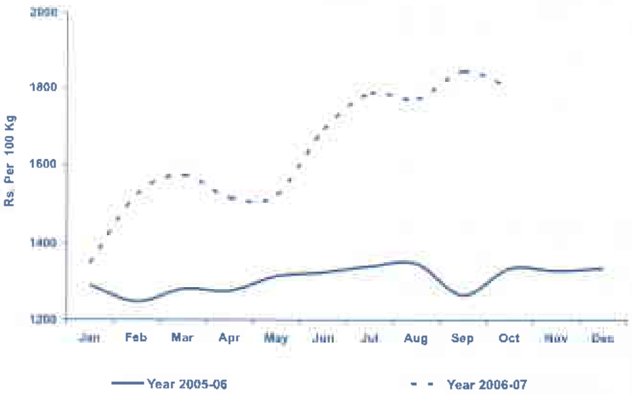

اس ماہ صوبہ پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں اری چاول کی قیمتوں میں کمی دیکھنے میں آئی۔ گزشتہ ماہ ستمبر میں چاول اری کی اوسط قیمت 1846 روپے فی کوئنٹل رہی جو ماہ اکتوبر میں کم ہو کر 1804 روپے فی کوئنٹل ہو گئی۔ اور شرح کمی صرف 2.26 فیصد رہی۔ جبکہ گذشتہ سال اکتوبر کے مقابلہ میں شرح اضافہ 33.36 فیصد ہے۔ جس کی وجہ گذشتہ سال پیداوار میں کمی ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں چاول اری کی اکتوبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال اکتوبر کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

تھوک قیمت فی کوئنٹل

منڈی	اکتوبر (2007) کی قیمتیں	ستمبر (2007) کی قیمتیں	اکتوبر (2006) کی قیمتیں	اکتوبر 2007 کی قیمتوں کا ستمبر 2007 سے موازنہ	اکتوبر 2006 کی قیمتوں کا اکتوبر 2007 سے موازنہ
لاہور	1880	1905	1305	-1.31	44.06
فیصل آباد	1788	1810	1192	-1.22	50.00
سرگودھا	1705	1840	1370	-7.34	24.45
ملتان	1709	1782	1349	-4.10	26.69
گوجرانوالہ	1745	1781	1430	-2.02	22.03
اوکاڑہ	1900	1900	1450	0.00	31.03
راولپنڈی	1954	2075	1421	-5.83	37.52
رحیم یار خان	1750	1671	1304	4.73	34.19
اوسط	1804	1846	1353	-2.26	33.36

چینی سفید

کماد رقبہ کے لحاظ سے پاکستان کی ایک بڑی فصل ہے اور بنیادی طور پر شکر حاصل کرنے کیلئے کاشت کی جاتی ہے۔ اِس وقت ملک میں چلتے ہوئے 75 شکر سازی کے کارخانوں کی پیداوار کا دارومدار ملک میں کاشت ہونے والے کماد پر ہے۔ اور یہ کارخانے 5 ملین ٹن چینی سالانہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ پاکستان کماد کی پیداوار کے لحاظ سے دنیا بھر میں پانچویں نمبر پر ہے۔ لیکن اسکی اوسط فی ایکڑ پیداوار (494 من)، عالمی اوسط فی ہیکٹر پیداوار (600 من) سے کافی کم ہے۔ اسکے علاوہ دوسرے ممالک کی نسبت پاکستان میں کماد کے فی ایکٹر پیداواری اخراجات بھی زیادہ ہیں۔ لیکن اس سال چینی کی بہتر قیمتوں کی وجہ سے رقبہ میں اضافہ ہوا۔ اس سال زیادہ بارشوں کے باعث کماد کی فصل کی فی ایکڑ پیداوار زیادہ متوقع ہے۔ اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے شوگر مل مالکان کو ہدائت جاری کی ہیں۔ کہ زمینداروں کی فصل کو بروقت سنبھالنے کے لیے ملوں کو یکم نومبر سے چالو کریں۔ کرشنگ دیر سے شروع ہونے کی صورت میں کماد کی کاشت کے علاقوں میں گندم کی بوائی لیٹ ہونے کا خدشہ ہے۔ جس سے گندم کی فی ایکڑ پیداوار بھی کم رہنے کا امکان ہے۔ جو آئندہ سال گندم کی قیمتوں کو متاثر کرسکتی ہیں۔ انھی وجوہات کی بناء پر کماد کے زیرِ کاشت رقبہ میں کوئی خاطر خواہ اضافہ نہیں ہورہا۔ درج ذیل گراف میں سفید چینی کی اس سال اور گذشتہ سال کی قیمتیں ظاہر کی گئی ہیں۔

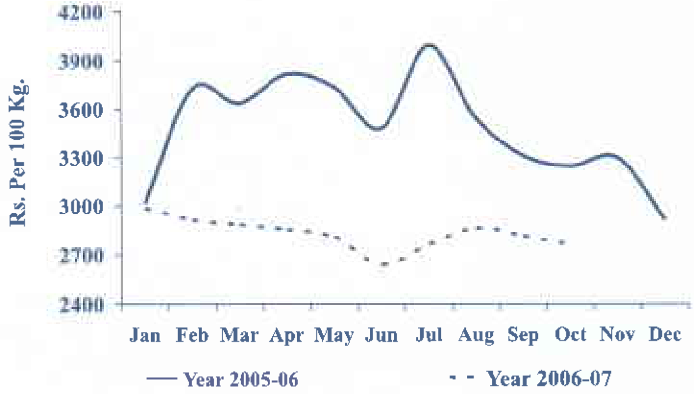

اکتوبر کے دوران صوبہ پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں چینی کی قیمتوں میں کمی دیکھنے میں آئی جبکہ شرح کمی 1.92 فیصد رہی۔ ستمبر میں چینی کی قیمت 2813 روپے فی کوئنٹل تھی جو ماہ اکتوبر میں کم ہوکر 2759 روپے فی کوئنٹل ہوگئی جبکہ گذشتہ سال اکتوبر کے مقابلے میں قیمت میں شرح کمی 15.12 فیصد ہے۔ قیمتوں میں کمی کا رجحان حکومت کی بہتر حکمت عملی کا نتیجہ ہے۔ امسال شوگر ملوں نے یکم نومبر سے ملوں کو چالو کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لہذا نومبر میں نئ چینی کی آمد سے قیمتیں مزید کم ہونے کا امکان ہے۔ درج ذیل گوشوارے میں چینی کی اکتوبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال اکتوبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

تھوک قیمت فی کوئنٹل

منڈی	اکتوبر (2007) کی قیمتیں	ستمبر (2007) کی قیمتیں	اکتوبر (2006) کی قیمتیں	اکتوبر 2007 کی قیمتوں کا ستمبر 2007 سے موازنہ	اکتوبر 2006 کی قیمتوں کا اکتوبر 2007 سے موازنہ
لاہور	2775	2812	3268	-1.32	-15.09
فیصل آباد	2740	2779	3180	-1.40	-13.84
سرگودھا	2745	2805	3264	-2.14	-15.90
ملتان	2683	2773	3201	-3.25	-16.18
گوجرانوالہ	2779	2847	3299	-2.39	-15.76
اوکاڑہ	2756	2827	3260	-2.51	-15.46
راولپنڈی	2828	2886	3287	-2.01	-13.96
رحیم یار خان	2767	2775	3247	-0.29	-14.77
اوسط	2759	2813	3251	-1.92	-15.12

چنا سیاہ

چنا سیاہ موسم ربیع کی فصل ہے اور بارانی علاقوں کی اہم فصل ہے۔اس کے لیے کم پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔لہذا یہ کم پانی والے علاقوں میں بھی اچھی پیداوار دیتا ہے۔بھنے ہوئے چنے، سبز چنے، خشک چنے، دال اور بیسن اس کی اہم مصنوعات ہیں اس لیے پاکستان میں کاشت ہونے والی تمام دالوں میں بلحاظ رقبہ اور پیداوار چنا سرفہرست ہے۔اور اس کی 80 فیصد سے زیادہ پیداوار صوبہ پنجاب کے بارانی علاقوں یعنی بھکر، جھنگ، لیہ، خوشاب، میانوالی اور سرگودھا میں پیدا ہوتا ہے۔گذشتہ سال چنے کی بہتر پیداوار ہونے کی وجہ سے سارا سال چنے اور اس کی مصنوعات کی قیمتوں میں کمی رہی۔ چنے کی فصل اپریل مئی کے مہینوں میں منڈی میں آتے ہیں قیمتوں میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔درج ذیل گراف میں چنا سیاہ کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

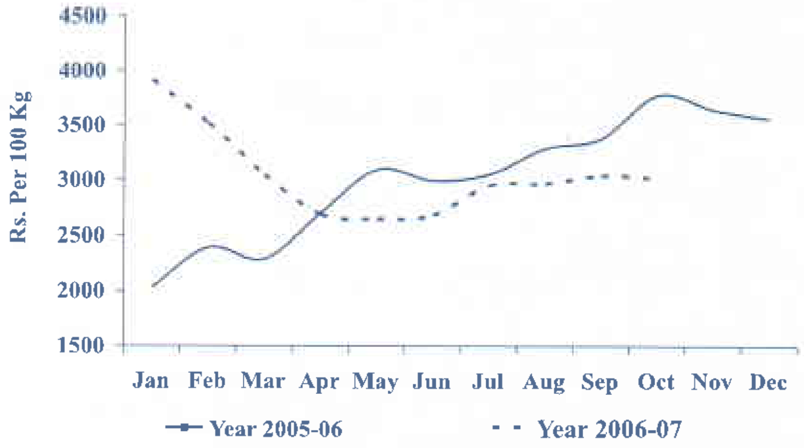

اس سال چنے کی اچھی پیداوار ہونے کے باعث پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں اس کی قیمت میں گذشتہ ماہ کی نسبت معمولی کمی دیکھنے میں آئی ہے۔گذشتہ ماہ (ستمبر) میں چنے کی قیمت 3047 روپے فی کوئنٹل تھی۔ جو اکتوبر کے مہینے میں 0.82 فیصد کمی کے ساتھ 3022 روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔ جو گذشتہ سال اکتوبر کے مقابلے میں 17.70 فیصد کم رہی ہے۔درج ذیل گوشوارہ میں چنا سیاہ کی اکتوبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال اکتوبر کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

تھوک قیمت فی کوئنٹل

منڈی	اکتوبر (2007) کی قیمتیں	ستمبر (2007) کی قیمتیں	اکتوبر (2006) کی قیمتیں	اکتوبر 2007 کی قیمتوں کا ستمبر 2007 سے موازنہ	اکتوبر 2006 کی قیمتوں کا اکتوبر 2007 سے موازنہ
لاہور	3158	3154	3685	0.13	-14.30
فیصل آباد	2861	2947	3641	-2.92	-21.42
سرگودھا	2787	2863	3650	-2.65	-23.64
ملتان	2881	2895	3707	-0.48	-22.28
گوجرانوالہ	3058	3133	3843	-2.39	-20.43
اوکاڑہ	3100	3083	3518	0.55	-11.87
راولپنڈی	3200	3154	3913	1.46	-18.21
رحیم یار خان	3133	3150	3421	-0.54	-8.41
اوسط	3022	3047	3672	-0.82	-17.70

ماش لحمیات کا اہم ماخذ ہے اور پاکستانی عوام میں کافی پسندیدہ ہے لیکن اس کے باوجود یہ فصل محدود رقبہ پر کاشت کی جاتی ہے اور اس کے زیرِ کاشت رقبہ میں اضافہ نہیں ہو رہا اس کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے ضروری عوامل میں اس کی مخصوص زمینی اور موسمی ضروریات، ترقی دادہ اقسام اور نئی پیداواری ٹیکنالوجی نہایت اہم ہے۔ جن کو نہ اپنانے سے فی ایکٹر پیداوار امیں ضافہ نہیں ہو رہا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کی پیداواری لاگت نسبتاً زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور فصل کاشتکار کو نفع بخش نہیں رہتی۔ پاکستان میں صوبہ پنجاب ماش کا بڑا پیداواری صوبہ ہے اور ماش کے زیر کاشت کل رقبہ کا تقریباً 80 فیصد سے زائد رقبہ پنجاب میں کاشت ہوتا ہے۔ شمالی پنجاب میں نارووال، سیالکوٹ اور راولپنڈی اسکے بڑے پیداواری اضلاع ہیں جبکہ جنوبی پنجاب میں زیادہ تر ڈیرہ غازی خان میں ماش کی فصل کاشت کی جاتی ہے۔ ملکی پیداوار ملک کی ضروریات کے مطابق ناکافی ہے اور اس کمی کے باعث ہر سال بیرون ممالک سے ماش درآمد کرنا پڑتا ہے۔ لہذا اس کی قیمتوں کا انحصار بین الاقومی پیداوار اور قیمتوں پر منحصر ہے۔ درج ذیل گراف میں ماش کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

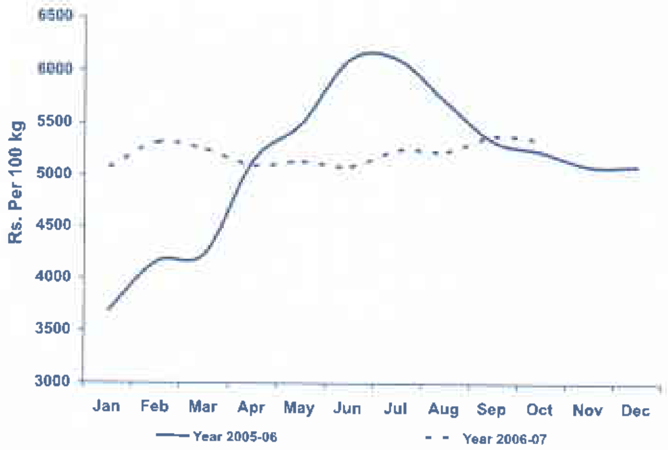

صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں اکتوبر کے مہینہ میں ماش کی اوسط قیمت گزشتہ ماہ کی قیمت 5372 روپے سے کم ہو کر 5332 روپے فی کوئنٹل ہو گئی اور شرح کمی 0.75 فیصد رہی۔ لیکن گذشتہ سال ماہ ستمبر کی نسبت قیمتوں میں 2.88 فیصد اضافہ ہوا۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماش کی اکتوبر، گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال اکتوبر کی قیمتوں کا موازنہ دکھایا گیا ہے۔

تھوک قیمت فی کوئنٹل

منڈی	اکتوبر (2007) کی قیمتیں	ستمبر (2007) کی قیمتیں	اکتوبر (2006) کی قیمتیں	اکتوبر 2007 کی قیمتوں کا ستمبر 2007 سے موازنہ	اکتوبر 2006 کی قیمتوں کا اکتوبر 2007 سے موازنہ
لاہور	5517	5750	5860	-4.05	-5.85
فیصل آباد	4888	4746	4610	2.99	6.03
سرگودھا	5170	5185	5120	-0.29	0.98
ملتان	4950	5013	4645	-1.26	6.57
گوجرانوالہ	5633	5558	5340	1.35	5.49
اوکاڑہ	5275	5280	5300	-0.09	-0.47
راولپنڈی	5369	5542	5500	-3.12	-2.38
رحیم یار خان	5850	5900	5083	-0.85	15.08
اوسط	5332	5372	5182	-0.75	2.88

موسم ربیع میں کاشت ہونے والی دالوں میں مسور کا نمبر چنے کے بعد آتا ہے۔ بارانی علاقوں میں اسے اکتوبر کے دوران بویا جاتا ہے جبکہ نہری اور زیادہ زرخیز علاقوں میں اسکی بوائی نومبر تک ہوتی ہے۔ صوبہ پنجاب میں اس کے بڑے پیداواری اضلاع راولپنڈی، چکوال اور نارووال ہیں۔ مقامی پیداوار منڈی کی طلب کو پورا کرنے کے لئے ناکافی رہتی ہے۔ اس لئے طلب و رسد کے مابین توازن برقرار رکھنے کے لئے اسکو زیادہ تر کینیڈا، انڈیا، امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ سے درآمد کیا جاتا ہے۔ لہذا اس کی قیمتوں کا انحصار بین الاقوامی منڈی پر ہوتا ہے۔ درج ذیل گراف میں مسور کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

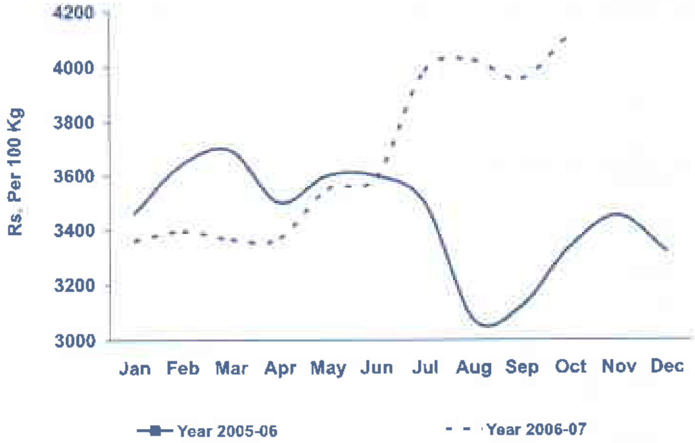

اکتوبر میں مسور کی اوسط قیمت **3.98** فیصد زیادہ رہی۔ گذشتہ ماہ ستمبر میں اوسط قیمت **3959** روپے فی کوئنٹل تھی جو اکتوبر میں بڑھ کر **4117** روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔ جو گزشتہ سال اکتوبر کے مقابلے میں **18.50** فیصد زیادہ ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مسور کی اکتوبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ اکتوبر کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

تھوک قیمت فی کوئنٹل

منڈی	اکتوبر (2007) کی قیمتیں	ستمبر (2007) کی قیمتیں	اکتوبر (2006) کی قیمتیں	اکتوبر 2007 کی قیمتوں کا ستمبر 2007 سے موازنہ	اکتوبر 2006 کی قیمتوں کا اکتوبر 2007 سے موازنہ
لاہور	4608	4225	3285	9.07	40.27
فیصل آباد	3788	3688	3465	2.71	9.32
سرگودھا	3805	3485	3587	9.18	6.08
ملتان	3892	3413	3332	14.03	16.81
گوجرانوالہ	4133	4213	3590	-1.90	15.13
اوکاڑہ	3900	3900	3500	0.00	11.43
راولپنڈی	4675	4550	3850	2.75	21.43
رحیم یار خان	4133	4200	3183	-1.60	29.83
اوسط	4117	3959	3474	3.98	18.50

مونگ

ملک میں بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظران کی غذائی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے دالوں کی پیداوار میں اضافہ نہایت ضروری ہے۔ موسمی، زمینی حالات اور پانی کی دستیابی کے حوالے سے یہ اضافہ فی ایکٹر پیداوار میں مثبت تبدیلی سے ہی ہوسکتا ہے۔ مونگ دالوں میں رقبہ اور پیداوار کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہے اس کی پیداوار کا بڑا حصہ (89 فیصد) صوبہ پنجاب سے حاصل ہوتا ہے۔ صوبہ پنجاب میں بھکر، میانوالی، لیہ، جھنگ، سرگودھا اور خوشاب بالترتیب مونگ پیدا کرنے والے بڑے اضلاع ہیں۔ مونگ کی فصل جون سے شروع ہوکر ستمبر تک منڈی میں آتی رہتی ہے۔ اور نئی فصل کے منڈی میں آتے ہی رسد طلب کے مقابلہ میں بڑھ جاتی ہے جو قیمت میں کمی کا موجب بنتی ہے۔ درج ذیل گراف میں مونگ کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

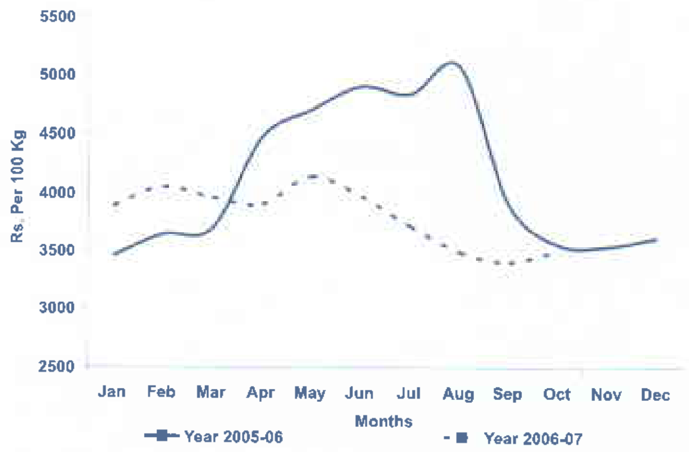

اکتوبر میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مونگ کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ گذشتہ ماہ اوسط قیمت 3399 روپے فی کوئنٹل تھی جو اس ماہ بڑھ کر 3499 روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔ اس طرح شرح اضافہ 2.93 فیصد رہا جبکہ گذشتہ سال ستمبر کے مقابلے میں شرح کمی 0.52 فیصد رہی۔ مونگ کی فصل منڈی میں اب آ رہی ہے لہذا اس کی قیمتیں آئندہ ماہ مزید کم رہیں گی۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماہ اکتوبر کی قیمتوں کا، گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال اکتوبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

تھوک قیمت فی کوئنٹل

منڈی	اکتوبر (2007) کی قیمتیں	ستمبر (2007) کی قیمتیں	اکتوبر (2006) کی قیمتیں	اکتوبر 2007 کی قیمتوں کا ستمبر 2007 سے موازنہ	اکتوبر 2006 کی قیمتوں کا اکتوبر 2007 سے موازنہ
لاہور	3633	3563	4120	1.96	-11.82
فیصل آباد	3068	2943	3419	4.25	-10.27
سرگودھا	3072	2856	3281	7.56	-6.37
ملتان	3019	2985	3637	1.14	-16.99
گوجرانوالہ	3271	3260	3545	0.34	-7.73
اوکاڑہ	3817	3800	2700	0.45	41.37
راولپنڈی	3763	3450	3933	9.07	-4.33
رحیم یارخان	4345	4335	3500	0.23	24.14
اوسط	3499	3399	3517	2.93	-0.52

پیاز

پاکستان میں پیاز کوتقریباً ہر علاقے میں کاشت کیا جاتا ہے اور مختلف علاقوں کے مابین اسکی کاشت کے موسم میں بہت تغیر پایا جاتا ہے۔اس کی زیادہ تر پیداوار صوبہ سندھ اور بلوچستان سے حاصل ہوتی ہے۔ پیاز کی کل پیداوار میں صوبہ پنجاب کا حصہ صرف **15** فیصد ہے جبکہ اسکی کھپت میں اس کا حصہ **50** سے **60** فیصد تک ہے۔ صوبہ پنجاب میں پیاز کی کاشت ربیع میں کی جاتی ہے اور مئی سے جولائی تک پنجاب کی مقامی رسد ہی منڈی میں اس کی طلب کو پورا کرنے کیلئے دستیاب رہتی ہے۔مقامی فصل کے آنے سے رسد، طلب کے مقابلے میں بڑھ جاتی ہے اور قیمتیں کافی حد تک کم ہو جاتی ہیں۔اس وقت منڈی میں پیاز بلوچستان اور کابل سے آ رہا ہے۔اس کی کچھ مقدار اب سندھ سے بھی آنا شروع ہوگئی ہے۔اگلے ماہ سندھ سے اس کی زیادہ مقدار آنے کی وجہ سے قیمتوں میں خاطر خواہ کمی متوقع ہے۔درج ذیل گراف میں پیاز کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

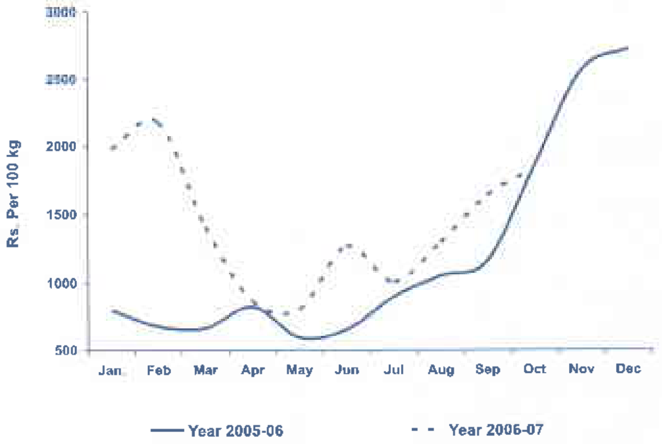

ماہ اکتوبر میں پیاز کی قیمتیں گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں زیادہ رہیں۔ستمبر کے دوران اوسط قیمت **1642** روپے فی کوئنٹل تھی جو اکتوبر میں بڑھ کر **1838** روپے فی کوئنٹل ہو گئی۔اس طرح شرح اضافہ **11.97** فیصد رہا جبکہ گذشتہ سال اکتوبر کے مقابلہ میں قیمتیں کم ہیں اور شرح کمی **0.75** فیصد ہے۔درج ذیل گوشوارہ میں قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

تھوک قیمت فی کوئنٹل

منڈی	اکتوبر(2007) کی قیمتیں	ستمبر(2007) کی قیمتیں	اکتوبر(2006) کی قیمتیں	اکتوبر 2007 کی قیمتوں کا ستمبر 2007 سے موازنہ	اکتوبر 2006 کی قیمتوں کا اکتوبر 2007 سے موازنہ
لاہور	1850	1758	2190	5.23	-15.53
فیصل آباد	1908	17000	1965	12.24	-2.90
سرگودھا	2058	1767	2070	16.47	-0.58
ملتان	1792	1429	1820	25.40	-1.54
گوجرانوالہ	1600	1442	1815	10.96	-11.85
اوکاڑہ	1783	1513	1475	17.85	20.88
راولپنڈی	1938	1767	1921	9.68	0.89
رحیم یار خان	1777	1758	1562	1.08	13.79
اوسط	1838	1642	1852	11.97	-0.75

آلو

آلو نشاستے کا ایک اہم ماخذ ہے اس کے علاوہ اس میں معدنی نمکیات اور حیاتین کی بھی کافی اچھی مقدار پائی جاتی ہے۔ پاکستان میں اس کی زیادہ پیداوار صوبہ پنجاب سے حاصل ہوتی ہے جو کہ کل پیداوار کی تقریباً **90** فیصد سے زیادہ ہے نومبر سے جون تک صوبہ پنجاب کی فصل منڈی میں دستیاب ہوتی ہے ۔گذشتہ سال **(2006-07)** میں آلو کی پنجاب میں بمپر کراپ ہونے کی وجہ سے آلو کی قیمتیں پچھلے سال کی نسبت کم رہیں لیکن جون میں پنجاب کی فصل ختم ہونے کی وجہ سے اس کی قیمتوں میں معمولی اضافہ دیکھنے میں آیا لیکن پھر بھی یہ قیمتیں صارف کی پہنچ میں رہیں۔ اگلے ماہ کے آخر تک پنجاب کی فصل منڈیوں میں آنا شروع ہو جائیگی جس سے اس کی قیمتیں کم ہونے کا امکان ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

اس وقت منڈی میں آلو صوبہ سرحد کے مختلف علاقوں سے آرہا ہے۔ جس کے باعث ماہ اکتوبر کے دوران پنجاب کی بڑی منڈیوں میں قیمتوں میں کوئی کمی بیشی نہ ہوئی اور قیمت **1612** روپے فی کوئنٹل رہی۔ لیکن پچھلے سال ماہ اکتوبر کی نسبت **19.45** فیصد کمی رہی۔ درج ذیل گوشوارہ میں آلو کی اکتوبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال اکتوبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

تھوک قیمت فی کوئنٹل

منڈی	اکتوبر (2007) کی قیمتیں	ستمبر (2007) کی قیمتیں	اکتوبر (2006) کی قیمتیں	اکتوبر 2007 کی قیمتوں کا ستمبر 2007 سے موازنہ	اکتوبر 2006 کی قیمتوں کا اکتوبر 2007 سے موازنہ
لاہور	1500	1583	1980	-5.24	-24.24
فیصل آباد	1600	1525	2095	4.92	-23.63
سرگودھا	1858	1850	2160	0.43	-13.98
ملتان	1675	1558	1925	7.51	-12.99
گوجرانوالہ	1508	1492	1820	1.07	-17.14
اوکاڑہ	1500	1675	1970	-10.45	-23.86
راولپنڈی	1450	1458	1800	-0.55	-19.44
رحیم یار خان	1808	1744	2263	3.67	-20.12
اوسط	1612	1611	2002	0.11	-19.45

ٹماٹر

یہ سالن اور سلاد دونوں میں استعمال ہوتا ہے اسلئے اس کا ستعمال سارا سال ہوتا ہے۔ٹماٹر جلد خراب (Perishable) ہونے والی سبزی ہے۔اس لئے اس کو عام درجہ حرارت پر دیر تک محفوظ رکھنا کافی مشکل ہوتا ہے۔زیادہ دیر تک محفوظ رکھنے کیلئے کیمیائی طریقہ کار اختیار کیے جاتے ہیں اور اس کو زیادہ تر ٹماٹو پیسٹ اور کیچپ کی شکل میں محفوظ کیا جاتا ہے۔ٹماٹر کا پودا کافی نازک ہونے کی بناء پر زیادہ گرمی اور زیادہ سردی برداشت نہیں کر سکتا۔ان دنوں منڈی میں ٹماٹر کوئٹہ سے آرہا ہے۔لیکن شدید بارشوں کے باعث ان علاقوں کی فصل بری طرح متاثر ہوئی۔اس کمی کو پورا کرنے کے لیے انڈیا سے ٹماٹر درآمد کیا جارہا ہے جو مقامی طلب کو پورا نہیں کر رہا۔رمضان المبارک اور عید کے دنوں میں اس کی طلب بڑھ جاتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ طلب اور رسد میں توازن نہ ہونے کی وجہ سے اس کی قیمتیں زیادہ رہیں۔لیکن اگلے ماہ سندھ سے اس کی فصل شروع ہونے والی ہے۔جس کے آتے ہی اس کی قیمتیں کم ہونے کا امکان ہے۔درج ذیل گراف میں ٹماٹر کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

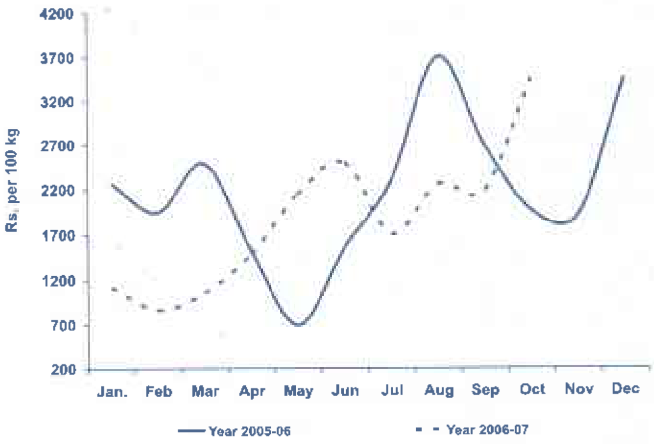

ستمبر میں ٹماٹر کی اوسط قیمت **2180** روپے فی کوئنٹل رہی جو اس ماہ (اکتوبر) میں زیادہ ہو کر **3444** روپے فی کوئنٹل ہوگئی اور شرح اضافہ **58.01** فیصد رہا۔لیکن ٹماٹر کی قیمتیں پچھلے سال ماہ اکتوبر کی نسبت **77.27** فیصد زیادہ رہیں۔درج ذیل گوشوارہ میں ٹماٹر کی اکتوبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال اکتوبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

تھوک قیمت فی کوئنٹل

منڈی	اکتوبر (2007) کی قیمتیں	ستمبر (2007) کی قیمتیں	اکتوبر (2006) کی قیمتیں	اکتوبر 2007 کی قیمتوں کا ستمبر 2007 سے موازنہ	اکتوبر 2006 کی قیمتوں کا اکتوبر 2007 سے موازنہ
لاہور	2800	1875	1920	49.33	45.83
فیصل آباد	3450	2100	1811	64.29	90.50
سرگودھا	3533	2183	2420	61.84	45.99
ملتان	2975	2100	1570	41.67	89.49
گوجرانوالہ	3508	2158	1580	62.56	122.03
اوکاڑہ	4592	2333	1867	96.83	146.00
راولپنڈی	3585	2592	2267	38.31	58.16
رحیم یار خان	3110	2097	2108	48.31	47.51
اوسط	3444	2180	1943	58.01	77.27

سرخ مرچ

برصغیر میں سالن میں استعمال ہونے والے مصالحہ جات میں سُرخ مرچ ایک لازم جزو ہے۔ ملک میں مرچ کی کل رسد کا **85** فیصد صوبہ سندھ سے حاصل ہوتا ہے۔ صوبہ سندھ میں مرچ کی دو فصلیں خریف اور ربیع کے دوران کاشت کی جاتی ہیں۔ صوبہ سندھ کی فصل کسی بھی وجہ سے متاثر ہونے سے اسکی منڈی میں رسد کم ہو جاتی ہے اور منڈی میں اسکی قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ گزشتہ سال مرچ کی پیداوار موسمی حالات کے باعث کم رہی جس کی وجہ سے گزشتہ سال کے مقابلہ میں قیمتیں زیادہ دیکھنے میں آئیں۔ امسال مرچ کی پیداوار بہتر ہونے کے باعث اس کی قیمتوں میں کمی واقع ہوئی ہے۔ تاہم پچھلے سال اکتوبر کے مقابلہ میں سرخ مرچ کی قیمتیں **25** سے **30** فیصد زیادہ ہیں۔ سندھ کی ربیع کی فصل جو سبز مرچ پر مشتمل ہوتی ہے **15** نومبر تک منڈی میں آنا شروع ہو جائے گی۔ لیکن یہ فصل سرخ مرچ کی قیمتوں میں کمی کا کوئی خاص موجب نہیں بنتی ڈی ڈی او کنری کے مطابق پانی کی کمی کے باعث خریف کی فصل کے رقبہ میں کئی سالوں سے اضافہ نہیں ہو رہا ہے۔ رپورٹ ہے کہ **Aflatoxin** کے باعث زمیندار مرچ کی کاشت میں عدم دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور اسپغول، سورج مکھی اور کپاس کی فصلیں اس کی جگہ کاشت ہونا شروع ہو گئی ہیں۔ سندھ کی خریف کی فصل کے منڈی میں آنے پر سرخ مرچ کی قیمتوں میں کمی ہونے کا امکان ہے۔ جو اگلے سال جون جولائی میں آئے گی اندیشہ ہے کہ سرخ مرچ کی قیمتیں آئندہ خریف کی فصل منڈی میں آنے تک زیادہ رہنے کا امکان ہے۔ امپورٹرز حضرات کو سرخ مرچ کی کمی کو پورا کرنے کے لیے اور ملکی قیمتوں کو اعتدال پر رکھنے کے لیے ہمسایہ ملک بھارت سے سرخ مرچ منگوانے پر توجہ دینی چاہیے۔ درج ذیل گراف میں امسال اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

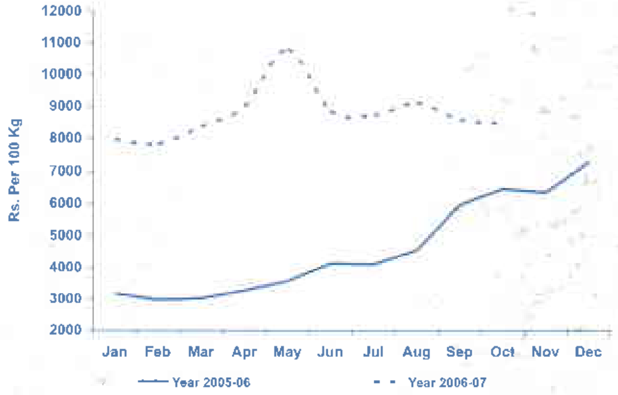

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں ماہ ستمبر کے دوران اوسط قیمت **8571** روپے فی کوئنٹل رہی جو اکتوبر میں کم ہو کر **8435** روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔ قیمت میں اوسط شرح کمی **1.59** فیصد رہی جو گزشتہ سال کے مقابلہ میں **30.42** فیصد زیادہ ہے۔ اس سال قیمتوں کے ردعمل کے طور پر سندھ کے کاشتکاروں نے مرچ کے زیر کاشت رقبہ میں کافی اضافہ کر دیا ہے۔ ماہ رواں میں پنجاب کی منڈیوں میں مرچ کی نئی فصل کی آمد سے قیمتیں مزید بہتر ہو جائیں گی۔ درج ذیل گراف میں سرخ مرچ کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

تھوک قیمت فی کوئنٹل

منڈی	اکتوبر (2007) کی قیمتیں	ستمبر (2007) کی قیمتیں	اکتوبر (2006) کی قیمتیں	اکتوبر 2007 کی قیمتوں کا ستمبر 2007 سے موازنہ	اکتوبر 2006 کی قیمتوں کا اکتوبر 2007 سے موازنہ
لاہور	8517	7858	7555	8.39	12.73
فیصل آباد	8800	8871	5807	-0.80	51.54
سرگودھا	7542	7542	6445	0.00	17.02
ملتان	8771	7602	6290	15.38	39.44
گوجرانوالہ	7333	7833	5910	-6.38	24.08
اوکاڑہ	7750	8000	4983	-3.13	55.52
راولپنڈی	9075	9588	6950	-5.35	30.58
رحیم یار خان	9692	11275	7800	-14.04	24.26
اوسط	8435	8571	6468	-1.59	30.42

زرعی مارکیٹنگ انفارمیشن سروس کی

اھم خدمات:

ویب سائٹ www.amis.pk کا قیام

تحقیقاتی رپورٹیں، معلوماتی کتابچے اور ہینڈ آؤٹس

سیمینار اور ورکشاپس

کسانوں، تاجروں اور سٹاف کی ٹریننگ

زرعی منڈیوں میں الیکٹرانک ریٹ بورڈ کی تنصیب

ٹال فری فون نمبر 0800-51111

موبی لنک کسان سروس 700

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

نظامتِ زراعت (معاشیات وتجارت) پنجاب۔

21-ڈیوس روڈ، لاہور۔فون: 042-9201094, 9200754